34695 - کیا طواف اور سعی کے لیے طہارت شرط ہے ؟

سوال

دوران طواف میرا وضوء ختم ہوگیا تو مجھے یہ علم نہیں تھا کہ میں کیا کروں ، لھذا میں نے طواف سے نکل کر وضوء کیا اور طواف دوبارہ کیا اور پھر صفا مروہ کے مابین سعی کی ، تو کیا میرا یہ فعل صحیح ہے ؟ اور مجھے کیا کرنا چاہیے تھا ؟

پسندیدہ جواب

آپ نے وضوء اور طواف کرکے اچھا اور بہتر اور احسن اور احتیاط والا کام کیا ہے ، اکثر علماء کرام کا مسلک ہے کہ نماز کی طرح طواف کے لیے بھی طہارت و وضوء کرنا شرط ہے ، تو جس طرح وضوء کے بغیر صحیح نہیں اسی طرح طواف بھی بغیر وضوء کے صحیح نہیں ہے ۔

ابن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

طواف کی صحت کے لیے وضوء شرط ہے ، امام احمد سے مشہور یہی ہے اور امام مالک ، امام شافعی رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے ۔ اھ

جمہور علماء کرام نے اس قول پر کئی ایک دلائل سے استدلال کیا ہے جن میں سے چند ایک یہ ہیں :

1– نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

بیت اللہ کا طواف نماز ہے ، لیکن اس میں تم کلام کرسکتے ہو ۔ سنن ترمذی حدیث نمبر (960) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل (121) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

2– صحیحین میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ : رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب طواف کرنے کا ارادہ کرتے تو آپ وضوء کرتے تھے ۔

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : مجھ سے اپنے مناسک حاصل کرلو (حج وعمرہ کا طریقہ حاصل کرلو) صحیح مسلم حدیث نمبر (1297) ۔

دیکھیں : فتاوی الشیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی (17/213–214) ۔

3– صحیحین میں ہے کہ جب عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو حیض آیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا تھا :

(تم حاجیوں والے سارے اعمال سرانجام دو لیکن پاک صاف ہونے سے قبل طواف نہ کرنا) ۔

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

میری ایک قریبی رشتہ دار نے رمضان المبارک میں عمرہ ادا کیا لیکن جب وہ حرم میں داخل ہوئی تو اس کی ہوا خارج ہونے سے وضوء ٹوٹ گیا لیکن اس نے شرم کے مارے اپنے گھر والوں کو نہیں بتایا کہ وہ وضوء کرنا چاہتی ہے ، تو اس نے اسی حالت میں طواف کرلیا اور جب طواف سے فارغ ہوئی تو اکیلے ہی جا کر وضوء کیا اور سعی کی تو کیا اس پر دم ہے یا کفارہ ؟

توشیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

اس کا طواف صحیح نہیں ، کیونکہ نماز کی طرح طواف کے صحیح ہونے کے لیے بھی طہارت (یعنی وضوء شرط ہے) تو اس لیے اسے مکہ جاکر بیت اللہ کا طواف کرنا چاہیے ، اور اس کے لیے سعی بھی دوبارہ کرنا مستحب ہے ، کیونکہ اکثر اہل علم طواف سے قبل سعی کرنا جائز قرار نہیں دیتے ، اس لیے طواف اور سعی کرنے کے بعد وہ اپنے سر کے بال کاٹ کر احرام سے حلال ہوجائے گی ۔

اور اگر وہ شادی شدہ ہے اور اس کے خاوند اس سے ہم بستری کرلی ہے تو اس عورت پر دم لازم آتا ہے کہ وہ ایک بکرا مکہ میں ذبح کرکے وہاں کے فقراء میں تقسیم کرے ، اور اسے چاہیے کہ وہ اس میقات سے احرام باندھ کر نیا عمرہ کرے جہاں سے اس نے پہلے عمرہ کا احرام باندھا تھا ، کیونکہ پہلا عمرہ جماع کی وجہ سے فاسد ہوچکا ہے ۔

لھذا اس عورت کے ذمہ ہے وہ وہی عمل کرے جو ہم نے ذکر کیے ہیں اور پھر اسی میقات سے عمرہ کا حرام باندھے جہاں سے پہلے عمرہ کا احرام باندھا تھا ، چاہے اسی وقت یا حسب استطاعت کسی دوسرے اوقات میں یہ عمل کرے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے ۔ اھ

دیکھیں : فتاوی الشیخ ابن باز رحمہ اللہ (17/214-215) ۔

شیخ رحمہ اللہ تعالی سے یہ بھی سوال کیا گیا کہ ایک شخص نے طواف شروع کیا تو اس کی ہوا خارج ہوگئی تو کیا وہ طواف ختم کردے یا جاری رکھے ؟

توشیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

جب انسان کا ہوا خارج ہونے یا پیشاب اور پاخانہ یا منی خارج ہونے اور شرمگاہ کو ہاتھ لگ جانے کی بنا پر وضوء ٹوٹ جائے تو نماز کی طرح اس کا طواف بھی ختم ہوجائے گا تو صحیح یہی ہے کہ وہ جاکر وضوء کرے اور طواف دوبارہ کرے ، اس مسئلہ میں اختلاف تو ہے لیکن نماز اور طواف سب میں صحیح یہی ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جب نماز میں تم میں سے کسی ایک کی ہوا خارج ہوجائے تو وہ جاکر وضوء کرے اور نماز لوٹائے) اسے ابوداود رحمہ اللہ تعالی نے روایت کیا ہے اور ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالی نے صحیح قرار دیا ہے ۔

اور طواف بھی جنس نماز میں سے ہی ہے ۔ ۔ ۔ اھ

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (17/216-217) ۔

اور بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ طواف کے لیے وضوء شرط نہیں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا مسلک یہی ہے اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے ، اور پہلے قول کے دلائل کو جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں :

جس حدیث میں یہ ذکر ہے کہ بیت اللہ کا طواف نماز ہے اس میں یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نہیں بلکہ صحیح یہ ہے کہ یہ قول ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا ہے ، امام نووی رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب المجموع میں کہتے ہیں : صحیح یہ ہے کہ یہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما پر موقوف ہے ، امام بیھقی اور حافظ وغیرہ رحمہم اللہ نے اسی طرح ذکر کیا ہے ۔ اھ

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل کہ آپ نے باوضوء ہو کر طواف کیا ہے اس کے بارہ میں ان کا کہنا ہے کہ : یہ وجوب پر دلالت نہیں کرتا ، بلکہ صرف استحباب پر دلالت کرتا ہے ، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمل کیا تو ہے لیکن یہ وارد نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو اس کا حکم بھی دیا ہے ۔

اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ : (تم حاجیوں والے سارے کام سرانجام دو لیکن طہر سے قبل بیت اللہ کا طواف نہ کرنا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے طواف کرنے سے اس لیے منع کیا تھا کہ وہ حائضہ تھیں ، اور حائضہ عورت کے لیے مسجد میں داخل ہونا منع ہے ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

جو لوگ طواف کے لیے وضوء کرنا واجب قرار دیتے ہیں ان کے پاس اصلا کوئی حجت اور دلیل نہیں ہے ، کیونکہ کسی ایک نے بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی صحیح اور نہ ہی ضعیف سند کے ساتھ یہ نقل نہیں کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کے لیے وضوء کرنے کا حکم دیا ہو ، باوجود اس کے کہ اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت ساری خلقت نے حج کیا تھا ۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی ایک عمرے بھی ادا فرمائے اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام بھی عمرہ کرتے تھے لھذا اگر طواف کے لیے وضوء کرنا فرض ہوتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس عمومی طور پر بیان فرماتے ، اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بیان فرماتے تو مسلمان اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل بھی کرتے اور اس کے نقل کرنے میں سستی و کاہلی سے کام نہ لیتے ، لیکن صحیح میں یہ ثابت ہے کہ جب آپ نے طواف کیا تو وضوء کیا تھا تو یہ اکیلا وجوب پر دلالت نہیں کرتا ۔

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضوء کرتے تھے اور آپ نے یہ بھی فرمایا ہے :

(میں وضوء کے بغیر اللہ تعالی کا ذکر کرنا ناپسند کرتا ہوں) اھ

دیکھیں : مجموع الفتاوی (273/21) ۔

اور یہ قول ــ یعنی طواف کے لیے وضوء شرط نہیں ــ اپنی قوت اور اس کے بارہ میں دلائل ہونے کے احتمال کے باوجود انسان کے شایان شان نہیں کہ وہ بغیر وضوء ہی طواف کرتا پھرے ، وہ اس لیے کہ بلاشک وشبہ باوضوء ہو کر طواف کرنا افضل اور بہتر اور بری الذمہ ہونے کے لیے زیادہ محتاط ہے ، اور اسی طرح انسان جمہور علماء کرام کی مخالفت سے بھی بچ جاتا ہے ۔

لیکن انسان کے لیے اس وقت اس پر عمل کرنے میں وسعت ہے کہ جب وضوء کا خیال رکھنے میں بہت زیادہ مشقت کا باعث ہو وہ اسطرح کہ موسم میں یعنی ازدھا اور جب انسان مریض ہو اور وضوء قائم نہ رکھ سکتا ہو یا اتنا بوڑھا ہو کہ وضوء قائم رکھنا مشقت کا باعث ہے وہ ازدھام کی وجہ سے اس کی حفاظت نہیں کرسکتا اور اس کا دفاع نہیں کرسکے تو اس پر عمل کرسکتا ہے ۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی جمہور علماء کرام کے دلائل کا جواب دینے کے بعد کہتے ہیں :

تو اس بنا پر راجح جس پر دل بھی مطمئن ہوتا ہے یہی ہے کہ : طواف میں حدث اصغر سے وضوء کرنے کی شرط نہیں ہے ، لیکن بلاشک وشبہ افضل اور اکمل اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع وپیروی اسی میں ہے کہ وہ وضوء کرے اور جمہور علماء کرام بھی مخالف بھی انسان کو زیب نہیں دیتی ۔

لیکن بعض اوقات انسان وہ قول کہنے پر بھی مجبور ہو جاتا ہے جو شیخ الاسلام رحمہ اللہ کا قول ہے : مثلا : اگر شدید رش میں کسی شخص کا وضوء ٹوٹ جائے تو یہ کہنا کہ وہ اس شدید قسم کے رش میں جا کر وضوء کرے اور آ کر طواف کرے ، اور خاص کر جب طواف کے چکر کا کچھ حصہ ہی باقی رہتا ہو تو اس میں بہت زیادہ مشقت ہے ، اور جس میں شدید مشقت ہوتی ہو اور اس میں کوئی

واضح اورظاہر نص بھی نہ ملتی ہو تواسے لوگوں پرلازم نہیں کرنا چاہیے یہ اس کے لائق ہی نہیں ۔

بلکہ ہم اس کی پیروی کریں گے جواس سے آسان اوریسر ہو، کیونکہ بغیر کسی دلیل کے لوگوں پر وہ چیزلازم کرنا جس میں ان کے لیے مشقت ہواللہ تعالی کے مندرجہ ذیل فرمان کے منافی ہے :

.{اللہ تعالی تمہارے لیے آسانی پیدا کرنا چاہتا ہے اوروہ تمہارے لیے مشکل پیدا نہیں کرنا چاہتا }.البقرۃ(185) ۔

دیکھیں : الشرح الممتع لابن عثیمین (300/7) ۔

اور سعی کے بارہ میں یہ ہے کہ اس میں وضوء کی شرط نہیں ، آئمہ اربعہ امام مالک ، امام شافعی ، امام ابوحنیفہ ، امام احمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے ، بلکہ حائضہ عورت کے لیے صفا مروہ کی سعی کرنا جائز ہے ، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حائضہ عورت کو سعی کرنے سے منع نہیں فرمایا بلکہ صرف طواف کرنے سے منع فرمایا ہے ۔

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب انہیں حیض آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا تھا :

(حاجیوں والے سارے کام سرانجام دو لیکن پاک صاف ہونے تک صرف بیت اللہ کا طواف نہ کرنا) دیکھیں : المغنی لابن قدامۃ (246/5) ۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

لھذا اگر کسی نے بغیر وضوء یا جنبی حالت میں سعی کرلی یا پھر کسی عورت نے حیض کی حالت میں سعی کرلی تو اس کی یہ سعی کافی ہوگی ، لیکن افضل اور بہتر یہ ہے کہ وہ طہارت وپاکیزگی پر سعی کرے ۔

دیکھیں : الشرح الممتع (7/310–311) ۔

واللہ اعلم .